سیاہ خضاب کی شرعی حیثیت

علامہ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری حفظہ اللہ

رسولِ اکرم ﷺ نے سر یا ڈاڑھی کے سفید بالوں کو رنگنے کا حکم فرمایا جو استحباب پر محمول ہے۔حدیث میں سیاہ خضاب سے اجتناب کا ذکر ہے۔؟ سیاہ خضاب کا کیا حکم ہے؟۔بطور تمہید چند اصول وضوابط ذہن نشین رکھیے۔

① قرآن وسنت کا وہی فہم معتبر ہے جو سلف صالحین، یعنی صحابہ و تابعین اور ائمہ دین سے لیا جائے۔سلف صالحین ساری امت سے بڑھ کر قرآن وسنت کو سمجھنے والے اور اس پر عمل کرنے والے تھے۔یہ ممکن ہی نہیں کہ قرآن وسنت کا کوئی حکم فرضیت کے لیے ہو اور ائمہ سنت اسے مستحب سمجھتے رہے ہوں اور شریعت کی کوئی ممانعت حرمت کے لیے ہو اور سلف اسے خلافِ اولیٰ کہتے رہے ہوں۔اسی لیے بعد والوں کا فہم اسلافِ امت کے خلاف ہو تو مردود ہوگا۔زبانِ نبوی سے اسلافِ امت کو خیر القرون کا جو معزز لقب ملا ہے، اس کا یہی تقاضا ہے۔

② حکم فرضیت کے لیے ہوتا ہے، الا یہ کہ کوئی قرینہ اسے استحباب کی طرف لے جائے اور ممانعت حرمت کے لیے ہوتی ہے، الا یہ کہ کوئی قرینہ اسے کراہت پر محمول کر دے۔

③ دلیل صرف کتاب وسنت ہے، البتہ کتاب وسنت کو سمجھنے کے لیے جس طرح لغت اور دیگر علوم وفنون کی ضرورت ہے، اس سے کہیں بڑھ کر صحابہ و تابعین کے علم و فہم کو مدنظر رکھنا لازمی ہے۔کسی مسلمان زیبا نہیں کہ وہ نصوصِ شرعیہ کو سمجھنے کے لیے اہل لغت کی بات تو مانے، لیکن متقدمین ائمہ حدیث کی تصریحات کو نظر انداز کر دے۔بعض لوگ لغت اور اصولِ فقہ جیسے علوم سے کتاب وسنت کے اوامر ونواہی کا درجہ متعین کرنے کو عین شریعت سمجھتے ہیں لیکن صحابہ و تابعین اور ائمہ مسلمین کے فہم و عمل کے ذریعے ایسا کرنے کو نا جائز اور حرام سمجھتے ہیں۔یہ انصاف نہیں۔

منہج اہل حدیث یہ ہے کہ کتاب وسنت کے وہی معانی و مفاہیم معتبر ہیں جو زمانہ مشہود لہا بالخیر میں سمجھ لئے گئے۔جس حکم کو اسلاف درجہ فرض پہ رکھتے اسے اہل حدیث بھی فرض کا درجہ دیتے ہیں اور جو اسلاف کے ہاں مستحب قرار پاتا، اسے اہل حدیث بھی مستحب سمجھتے ہیں۔جس ممانعت کو اسلاف نے حرام سمجھا اہل حدیث نے بھی حرام سمجھا اور جسے ائمہ

صرف خلافِ اولیٰ فرماتے، اہل حدیث بھی خلافِ اولیٰ ہی کہتے۔ ہم نہ تو سلف سے ایک قدم آگے بڑھے، نہ ایک قدم پیچھے رہے۔ یہی مسلک اہل حدیث ہے۔

اس تمہید کے بعد ہمارے لیے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ شریعتِ اسلامیہ میں سیاہ خضاب لگانے کی گنجائش موجود ہے۔ محدثین کا فہم وعمل یہی بتاتا ہے۔

مرفوع احادیث اوران کا صحیح معنیٰ ومفہوم

حدیث نمبر ①: سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فتح مکہ والے دن سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والدِ گرامی سیدنا ابوقحافہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے گئے۔ ان کے سراور ڈاڑھی کے بال بالکل سفید تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«غَيِّرُوا هٰذَا بِشَيْءٍ، وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ»

''سفیدی کو رنگ دیں، البتہ (بوڑھے کو) سیاہ رنگ دینے سے اجتناب کریں۔''

(صحیح مسلم: 199/2، ح: 2102)

اس حدیث میں دو حکم ہیں اور دونوں استحباب پر محمول ہیں، ایک بال رنگنے کا اور دوسرا سیاہ خضاب سے بچنے کا۔ یہ حکم ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کے انتہائی بڑھاپے کی بنا پر ارشاد ہوا، ان کے وجود پر سفیدی اس قدر غالب تھی کہ سیاہ رنگ انہیں کوئی فائدہ نہ دیتا۔

جس طرح بہت سارے اسلاف بالوں کو نہیں رنگتے تھے اور ان کے فہم وعمل کی بنا پر بالوں کو رنگنا فرض نہیں، اسی طرح اسلاف سیاہ خضاب لگاتے اور اس کی اجازت بھی دیتے تھے، لہٰذا اس بنا پہ سیاہ خضاب حرام نہیں۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں؛

اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَأَى عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَقَدْ سَوَّدَ شَيْبَهُ، فَهُوَ مِثْلُ

جَنَاحِ الْغُرَابِ، فَقَالَ :مَا هَذَا يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ؟ فَقَالَ :أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أُحِبُّ أَنْ تَرَى فِيَّ بَقِيَّةً، فَلَمْ يَنْهَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ ذَلِكَ، وَلَمْ يَعِبْهُ عَلَيْهِ.

''سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے سیاہ خضاب لگا رکھا ہے، جیسا کہ کوئے کے پر، سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمانے لگے، ابوعبداللہ! یہ کیا؟ تو سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا، امیر المومنین! میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے جوان دیکھیں، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے انہیں منع کیا نہ معیوب جانا۔''

(المستدرك على الصحيحين للحاكم : 454/3، وسندهٗ حسنٌ)

دیکھئے ایک عمل سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جیسے متبع سنت خلیفہ کے سامنے آتا ہے، وہ اس پر متعجب ہو کر سوال تو کرتے ہیں، مگر عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی وضاحت کے بعد خاموشی اختیار کرتے ہیں، انکار نہ تردید اور وضاحت بھی کیا ہے؟ بوڑھا نظر نہ آؤں، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی اس عمل پر خاموشی اس بات کا پتہ دیتی ہے کہ آپ بھی سیاہ خضاب جائز سمجھتے تھے۔

حدیث نمبر ②: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«يَكُونُ قَوْمٌ يَخْضِبُونَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ بِالسَّوَادِ، كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ، لَا يَرِيحُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ».

''آخری زمانہ میں ایک قوم کبوتر کے پوٹے جیسا سیاہ خضاب لگائے گی۔ وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گی۔''

(سنن أبي داوٗد : 4213، سنن النسائي : 138/8، ح : 5078، مسند الإمام أحمد : 273/1، المعجم الكبير للطبراني : 413/12، التاريخ الكبير لابن أبي خيثمة : 909، المختارة للضياء المقدسي : 233/10، ح : 244، شرح السنة للبغوي : 3180، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کے بارے میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ. ''یہ حدیث حسن غریب ہے۔''

(سیر أعلام النبلاء : 339/4)

حافظ عراقی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''جید'' کہا ہے۔(تخریج إحیاء علوم الدین :143/1)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''قوی'' قرار دیا ہے۔(فتح الباري : 499/6)

اس کے راوی عبد الکریم جزری کو حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ نے عبد الکریم بن ابو المخارق سمجھ کر جرح کی ہے۔(الموضوعات : 55/3)

حالانکہ ''صحیح'' سندوں میں عبدالکریم کے جزری ہونے کی صراحت موجود ہے۔

فائدہ : مسند اسحاق بن راہویہ (کما في [النکت الظراف علی الأطراف لابن حجر : 424/4]) میں یہ الفاظ ہیں: يَخْضِبُونَ لِحَاهُمْ بِالسَّوَادِ .

''وہ اپنی ڈاڑھیوں کو سیاہ خضاب لگائیں گے۔''

بعض لوگ اس حدیث سے سیاہ خضاب کی ممانعت وحرمت پر دلیل لیتے ہیں، لیکن ان کا یہ استدلال کمزور ہے۔پہلی بات تو یہ ہے کہ اسلافِ امت اور محدثین کرام میں سے کوئی بھی سیاہ خضاب کی ممانعت وحرمت کا قائل نہیں۔دوسری یہ کہ اہل علم نے اس حدیث کا یہ معنیٰ ومفہوم بیان نہیں کیا، بلکہ بعض اہل علم نے اس سے سیاہ خضاب کی حرمت پر استدلال کا ردّ کیا ہے۔ملاحظہ فرمائیں:

① مشہور محدث، امام ابوبکر ابن ابو عاصم رحمہ اللہ (206-287 ھ) فرماتے ہیں:

فَإِنَّهٗ لَا دَلَالَةَ فِيهِ عَلٰى كَرَاهَةِ الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ، فِيهِ الْإِخْبَارُ عَنْ قَوْمٍ هٰذَا صِفَتُهُمْ .

''اس حدیث میں سیاہ خضاب کی کراہت پر کوئی دلیل نہیں۔اس میں تو ایک قوم کے بارے میں خبر دی گئی ہے، جن کی نشانی یہ ہوگی۔''

(فتح الباري في شرح صحیح البخاري لابن حجر : 354/10)

② امام طحاوی حنفی رحمہ اللہ (238-321 ھ) لکھتے ہیں:

فَعَقَلْنَا بِذٰلِكَ أَنَّ الْكَرَاهَةَ إِنَّمَا كَانَتْ لِذٰلِكَ، لِأَنَّهُ أَفْعَالُ قَوْمٍ مَّذْمُومِينَ، لَا لِأَنَّهُ فِي نَفْسِهٖ مَذْمُومٌ، وَقَدْ خَضَبَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسَّوَادِ، مِنْهُمْ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ .

''اس سے سمجھ آتا ہے کہ وہ قوم اپنے حرام و ناجائز افعال کی بنا پر مذموم ہوگی۔سیاہ خضاب فی نفسہٖ مذموم نہیں ہے۔ اصحاب رسول ﷺ سیاہ خضاب لگاتے رہے،ان میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں '' (شرح مشکل الآثار : 313/9، ح : 3699)

③ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (508-597ھ) فرماتے ہیں:

وَاعْلَمْ أَنَّهُ قَدْ خَضَبَ جَمَاعَةٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ بِالسَّوَادِ، مِنْهُمُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَسَعْدُ ابْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، وَخَلْقٌ كَثِيرٌ مِّنَ التَّابِعِينَ، وَإِنَّمَا كَرِهَهُ قَوْمٌ لِّمَا فِيهِ مِنَ التَّدْلِيسِ، فَأَمَّا أَنْ يَّرْتَقِيَ إِلٰى دَرَجَةِ التَّحْرِيمِ، إِذْ لَمْ يُدَلِّسْ، فَيَجِبَ فِيهِ هٰذَا الْوَعِيدُ، فَلَمْ يَقُلْ بِذٰلِكَ أَحَدٌ، ثُمَّ نَقُولُ عَلٰى تَقْدِيرِ الصِّحَّةِ : يَحْتَمِلُ أَنْ يَّكُونَ الْمَعْنٰى : لَا يَرِيحُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، لِفِعْلٍ يَّصْدُرُ مِنْهُم، أَوِ اعْتِقَادٍ، لَا لِعِلَّةِ الْخِضَابِ، وَيَكُونُ الْخِضَابُ سِيمَاهُمْ، فَعَرَّفَهُمْ بِالسِّيمَا، كَمَا قَالَ فِي الْخَوَارِجِ : سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ، وَإِنْ كَانَ تَحْلِيقُ الشَّعْرِ لَيْسَ بِحَرَامٍ .

''آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ صحابہ کرام کی ایک جماعت نے سیاہ خضاب استعمال کیا ہے۔ان میں سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما، سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔ بہت سے تابعین کرام بھی ایسا کرتے تھے۔بعض لوگوں نے اسے اس لیے مکروہ سمجھا ہے کہ اس میں ایک قسم کا دھوکا ہے۔رہی یہ بات کہ سیاہ خضاب کے ذریعے دھوکے کا ارادہ نہ بھی ہو تو اس کا استعمال حرمت کے درجے تک پہنچ جائے اور اس کے استعمال کنندہ پر جنت کی خوشبو سے بھی محرومی کی وعید صادق آ جائے،تو یہ بات آج تک کسی اہل علم نے نہیں کہی۔اگر یہ حدیث صحیح ہو تو اس معنیٰ کا احتمال ہے کہ وہ اپنے کسی غلط عقیدے

یا عمل کی بنا پر جنت کی خوشبو سے محروم رہیں گے، سیاہ خضاب کی بنا پر نہیں۔ یہ خضاب تو ان کی ایک نشانی ہے جو رسولِ اکرم ﷺ نے ان کی پہچان کے لیے بتلائی ہے، جس طرح خارجیوں کے بارے میں آپ ﷺ فرمایا کہ ان کی نشانی سر کے بالوں کو منڈانا ہے۔ اس کے باوجود سر کے بالوں کو منڈانا حرام نہیں۔'' (الموضوعات : 55/3)

ثابت ہوا کہ مذکورہ حدیث میں موجود وعید سیاہ خضاب کی وجہ سے نہیں، ورنہ ''آخری زمانے'' کی قید کا کیا معنیٰ؟ سیاہ خضاب کا استعمال کرنے والے تو صحابہ کرام سے لے کر ہر دور میں موجود رہے!!!

④ شارحِ ترمذی، علامہ محمد عبدالرحمٰن، مبارک پوری رحمہ اللہ (1353ھ) فرماتے ہیں:

فَالِاسْتِدْلَالُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَلٰى كَرَاهَةِ الْخَضْبِ بِالسَّوَادِ لَيْسَ بِصَحِيحٍ .

''اس حدیث سے سیاہ خضاب کے مکروہ ہونے کی دلیل لینا صحیح نہیں۔''

(تحفة الأحوذي : 55/3)

حدیث نمبر ③ :

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ أَحْسَنَ مَا غُيِّرَ بِهِ هٰذَا الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ» .

''بڑھاپے کے سفید بالوں کو رنگنے کے لیے بہترین چیز مہندی اور کتم کا آمیزہ ہے۔''

(سنن أبي داوٗد : 4205، مسند الإمام أحمد : 147/5، 150، وسندهٗ صحيحٌ)

اس کے راوی سعید بن ایاس جُرَیری آخری عمر میں اختلاط کا شکار ہو گئے تھے، البتہ معمر اور عبدالوارث نے ان سے اختلاط سے پہلے احادیث سنی ہیں، لہٰذا یہ حدیث صحیح ہے۔

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ (1753) نے ''حسن صحیح'' اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (5474) نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (773-852ھ) ''کتم'' کے بارے میں فرماتے ہیں:

وَالْكَتَمُ نَبَاتٌ بِالْيَمَنِ، يُخْرِجُ الصَّبْغَ أَسْوَدَ، يَمِيلُ إِلَى الْحُمْرَةِ، وَصِبْغُ الْحِنَّاءِ أَحْمَرُ، فَالصَّبْغُ بِهِمَا معًا يَخْرُجُ بَيْنَ السَّوَادِ وَالْحُمْرَةِ.

''کتم یمن میں پائی جانے والی ایک بُوٹی ہے جو سرخی مائل سیاہ رنگ دیتی ہے۔مہندی کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔یوں کتم اور مہندی مل کر سیاہی اور سرخی کا درمیانی رنگ دیتے ہیں۔''

(فتح الباري : 10/355)

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سیاہی اور سرخی کا درمیانی رنگ سفید بالوں کو دینے کے لیے بہتر اور احسن رنگ ہے۔اس سے کالے خضاب کی حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

ان صحیح احادیث اور ان کے بارے میں اہل علم کی رائے کے بعد سیاہ خضاب کے بارے میں سلف صالحین کا عمل اور فہم ملاحظہ فرمائیں۔

سیاہ خضاب اور سلف صالحین

صحابہ کرام اور سیاہ خضاب :

① سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

أُتِيَ عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَجُعِلَ فِي طَسْتٍ، فَجَعَلَ يَنْكُتُ، وَقَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْئًا، فَقَالَ أَنَسٌ : كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ مَخْضُوبًا بِالْوَسْمَةِ.

''عبیداللہ بن زیاد کے پاس سیدنا حسین علیہ السلام کا سر مبارک طشتری میں لایا گیا۔عبیداللہ فرطِ غم سے زمین کُریدنے لگا اور اس نے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے حسن کی تعریف کی۔سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سیدنا حسین رضی اللہ عنہ تمام صحابہ کرام سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ تھے۔آپ رضی اللہ عنہ کے سر کو سیاہ خضاب لگا ہوا تھا۔''

(صحيح البخاري :530/1، ح : 3748)

② امام ابوجعفر باقر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: إِنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ كَانَ يَخْضِبُ بِالسَّوَادِ . ''سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ سیاہ خضاب سے بال رنگتے تھے۔''(المعجم الكبير للطبراني : 22/3، ح : 2535، معرفة الصحابة لأبي نعيم الأصبهاني : 1750، وسندهٗ صحيحٌ)

③ حي بن يومن، ابوعشانہ معافری بیان کرتے ہیں:

رَأَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ، يَصْبَغُ بِالسَّوَادِ .

''میں نے سیدنا عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔آپ سیاہ خضاب استعمال کرتے تھے۔''(مصنف ابن أبي شيبة : 437/8، التاريخ الكبير لابن أبي خيثمة : 1391، الطبقات الكبرٰى لابن سعد : 345/7، الثقات لابن حبّان : 280/3، المعجم الكبير للطبراني : 268/17، وسندهٗ صحيحٌ متّصلٌ)

تابعین عظام اور سیاہ خضاب :

درج ذیل تابعین کرام سے سیاہ خضاب لگانا ثابت ہے:

④ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف، قرشی (م:94 / 104 ھ)

(الطبقات الكبرىٰ لابن سعد : 119/5، وسندهٗ صحيحٌ)

⑤ محمد بن اسحاق بن یسار، مدنی (م:150 ھ)

(المعرفة والتاريخ ليعقوب بن سفيان الفسوي : 137/1، وسندهٗ صحيحٌ)

⑥ علی بن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب، قرشی، ہاشمی (118 ھ)

(الطبقات الكبرٰى لابن سعد : 240/5، وسندهٗ صحيحٌ)

⑦ ابوقلابہ، عبداللہ بن زید بن عمرو، جرمی، بصری (م:104 ھ)

(الطبقات الكبرٰى لابن سعد : 138/7، وسندهٗ صحيحٌ)

⑧ ابوعبداللہ، بکر بن عبداللہ، مزنی، بصری (م: 106ھ)

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 158/7، وسندہٗ صحیحٌ)

⑨ قاضی، محارب بن دثار، سدوسی، کوفی (م: 116ھ)

(مسند علي بن الجعد: 725، وسندہٗ حسنٌ)

⑩ ابوبکر، محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبداللہ بن شہاب، زہری، مدنی (م: 125ھ)

(جامع معمر بن راشد: 155/11، مسند الامام احمد: 8083، وسندہٗ صحیحٌ)

⑪ موسیٰ بن طلحہ بن عبید اللہ، قرشی (م: 103ھ)

(مصنف ابن أبي شيبة: 436/8، الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 124/5، وسندہٗ حسنٌ)

⑫ نافع بن جبیر بن مطعم بن عدی، قرشی، نوفلی (م: 99ھ)

(مصنف ابن أبي شيبة: 430/8، الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 158/5، وسندہٗ حسنٌ)

⑬ امام شعبہ بن حجاج کے استاذ عمر بن ابوسلمہ (؟)

(تهذيب الآثار للطبري: 895، وسندہٗ صحیحٌ، الجزء المفقود)

⑭ ابوخطاب، امام قتادہ بن دعامہ بن قتادہ، سدوسی، بصری (م: بعد 110ھ) نے فرمایا:

رَخَّصَ فِي صِبَاغِ الشَّعْرِ بِالسَّوَادِ لِلنِّسَاءِ .

''عورتوں کے لیے بالوں کو سیاہ خضاب لگانے میں رخصت ہے۔''

(جامع معمر بن راشد: 20182، وسندہٗ صحیحٌ)

⑮ عبداللہ بن عون بیان کرتے ہیں: كَانُوا يَسْأَلُونَ مُحَمَّدًا عَنِ الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ، فَيَقُولُ: لَا أَعْلَمُ بِهِ بَأْسًا .

''لوگ محمد بن سیرین تابعی رحمہ اللہ (م: 110ھ) سے سیاہ خضاب کے بارے میں سوال کرتے تھے۔ آپ فرماتے کہ

میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔''

(مصنف ابن أبي شيبة : 436/8، وسندهٗ صحيحٌ)

تابعین کے کچھ متعارض اقوال :

سابقہ تصریحات قارئین ملاحظہ فرما چکے ہیں، اس کے برعکس :

❁ امام عطاء بن ابورباح رحمہ اللہ (27-115ھ) سے سیاہ خضاب استعمال کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا:

هُوَ مِمَّا أَحْدَثَ النَّاسُ، قَدْ رَأَيْتُ نَفَرًا مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِّنْهُمْ يَخْتَضِبُ بِالْوَسْمَةِ، مَا كَانُوا يَخْضِبُونَ إِلَّا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَهٰذِهِ الصُّفْرَةِ .

''یہ نئی دریافت ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام کی ایک جماعت کو دیکھا۔ ان میں سے کوئی بھی سیاہ خضاب نہیں لگاتا تھا۔ صحابہ کرام مہندی اور کتم (سیاہ رنگ دینے والا درخت) ملا کر اور اس زرد رنگ کے ساتھ بالوں کو رنگتے تھے۔''

(مصنف ابن أبي شيبة : 438/8، وسندهٗ صحيحٌ)

امام عطاء رحمہ اللہ نے اپنے علم کے مطابق بات کی۔ ہم صحابہ کرام کی ایک جماعت سے سیاہ خضاب کا استعمال ثابت کر چکے ہیں۔ امام عطاء رحمہ اللہ نے ان صحابہ کرام کو نہیں دیکھا ہوگا جو سیاہ خضاب استعمال کرتے تھے۔

❁ امام سعید بن جبیر تابعی رحمہ اللہ (م:95ھ) سے سیاہ خضاب کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا : يَكْسُو اللّٰهُ الْعَبْدَ فِي وَجْهِهِ النُّورَ، ثُمَّ يُطْفِئُهٗ بِالسَّوَادِ . ''اللہ تعالیٰ بندے کے چہرے کو منور کرتا ہے، بندہ سیاہ خضاب کے ساتھ اس نور کو بجھا دیتا ہے۔'' (مصنف ابن أبي شيبة : 439/8، وسندهٗ صحيحٌ)

خضاب بالوں کو لگایا جاتا ہے، چہرے کو نہیں۔ مہندی اور کتم ملا کر خضاب لگایا جائے تو زرد سا رنگ نکلتا ہے اور یہ سنت سے بھی ثابت ہے۔ کیا کہا جا سکتا ہے کہ بندے نے نورانی چہرے کو زرد کر لیا؟ جو صحابہ کرام سیاہ خضاب استعمال کرتے تھے، ان کے چہروں سے نور ختم نہیں ہوا تھا۔ لہٰذا یہ قول ناقابل التفات ہے۔

❀ امام مکحول تابعی رحمہ اللہ (م: بعد 110ھ) نے سیاہ خضاب کو مکروہ قرار دیا۔

(مصنف ابن أبي شيبة : 438/8، وسندهٗ صحيحٌ)

اس سے کراہت تنزیہی، یعنی خلافِ اولیٰ ہونا مراد ہے۔ اسلافِ امت میں سے کسی نے سیاہ خضاب کو ناجائز، ممنوع اور حرام قرار نہیں دیا۔

ائمہ دین اور سیاہ خضاب :

امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ (م: 294ھ) سے پوچھا گیا کہ عورت سیاہ خضاب استعمال کر سکتی ہے، تو فرمایا:

لَا بَأْسَ بِذٰلِكَ لِلزَّوْجِ أَنْ تَتَزَيَّنَ لَهٗ .

''خاوند کے لیے لگائے تو کوئی حرج نہیں۔''

(الوقوف والترجّل من الجامع لمسائل الإمام أحمد لأبي بكر الخلّال : 142، وسندهٗ صحيحٌ)

امام مالک رحمہ اللہ (93-179ھ) سیاہ خضاب کے بارے میں فرماتے ہیں:

لَمْ أَسْمَعْ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا مَّعْلُومًا، وَغَيْرُ ذٰلِكَ مِنَ الصَّبْغِ أَحَبُّ إِلَيَّ، وَتَرْكُ الصَّبْغِ كُلِّهٖ وَاسِعٌ، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، لَيْسَ عَلَى النَّاسِ فِيهِ ضَيْقٌ .

''میں نے اس بارے میں کوئی متعین بات نہیں سنی۔ سیاہ کے مقابلے میں دوسرے رنگ مجھے زیادہ پسند ہیں۔ بالوں کو بالکل نہ رنگنے کی بھی گنجائش ہے۔ ان شاء اللہ! بالوں کو خضاب لگانے کے میں تنگی نہیں رکھی گئی۔''

(المؤطّأ للإمام مالك برواية يحيٰی : 3497)

سیاہ خضاب کے بارے میں ''ضعیف'' روایات

اب بطور فائدہ اس بارے میں ''ضعیف'' روایات ملاحظہ فرمائیں:

روایت نمبر ① : سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منسوب روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ، يُسَوِّدُونَ أَشْعَارَهُمْ، لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

''آخری زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جو اپنے بالوں کو سیاہ کیا کریں گے۔ روزِ قیامت اللہ تعالیٰ ان کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔'' (المعجم الأوسط للطبراني : 136/4، ح : 3803، الوقوف والترجّل من الجامع لمسائل الإمام أحمد لأبي بكر الخلّال : 160)

تبصرہ : اس کی سند ''ضعیف'' ہے، کیونکہ:

① اس کا راوی عبدالکریم بن ابوالمخارق ''ضعیف'' ہے۔ اس کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وَقَدْ ضَعَّفَهُ الْجُمْهُورُ .

''اسے جمہور محدثین کرام نے ضعیف قرار دیا ہے۔'' (اتّخاف المهرة : 719/11)

علامہ عینی حنفی کہتے ہیں: وَإِنْ كَانَ الْجُمْهُورُ عَلٰى تَضْعِيفِهٖ .

''جمہور محدثین اس کو ضعیف ہی قرار دیتے ہیں۔'' (النهاية في شرح الهداية : 582/11)

② عبدالوہاب بن عطاء خفاف راوی ''مدلس'' ہے۔ سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

③ امام طبرانی کے استاذ علی بن سعید رازی ''متکلم فیہ'' ہیں۔ حافظ ہیثمی نے انہیں ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔ (مجمع الزوائد : 124/3، 357/9، 110/10)

لہٰذا علامہ ہیثمی (مجمع الزوائد : 161/5) کا اس کی سند کو ''جید'' کہنا درست نہیں۔

روایت نمبر ②: سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

كُنَّا يَوْمًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ الْيَهُودُ، فَرَآهُمْ بِيضَ اللِّحٰى، فَقَالَ: «مَا لَكُمْ لَا تُغَيِّرُونَ ؟»، فَقِيلَ: إِنَّهُمْ يَكْرَهُونَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لٰكِنَّكُمْ غَيِّرُوا، وَإِيَّايَ وَالسَّوَادَ».

''ایک روز ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ یہود آپ کے پاس آئے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی ڈاڑھیاں سفید دیکھیں تو فرمایا: انہیں رنگتے نہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ یہود بال رنگنے کو پسند نہیں کرتے۔اس پر آپ نے فرمایا: آپ بالوں کو رنگیں اور سیاہ رنگ سے بچیں۔''(المعجم الأوسط للطبراني :51/1، ح : 142)

تبصرہ: اس کی سند ''ضعیف'' ہے۔اس میں ابنِ لہیعہ راوی جمہور کے نزدیک ''ضعیف''، ''مدلس'' اور ''مختلط'' ہے۔

اس کے بارے میں حافظ نووی فرماتے ہیں: هُوَ ضَعِيفٌ بِالِاتِّفَاقِ، لِاخْتِلَالِ ضَبْطِهِ.

''حافظے کی خرابی کی بنا پر بالاتفاق ضعیف ہے۔''

(خلاصة الأحكام : 625/2)

حافظ ہیثمی کہتے ہیں: وَابْنُ لَهِيعَةَ ضَعَّفَهُ الْجُمْهُورُ.

''ابن لہیعہ کو جمہور محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔''(مجمع الزوائد : 375/10)

حافظ سخاوی لکھتے ہیں: ضَعَّفَهُ الْجُمْهُورُ.

''اسے جمہور نے ضعیف کہا ہے۔''(فتح المغيث :221)

حافظ ابناسی کہتے ہیں: ضَعَّفَهُ الْجُمْهُورُ.

''اسے جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے۔''(الشذا الفیّاح من علوم ابن الصلاح :201/1)

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: ضَعِيفُ الْحَدِيثِ .

''اس کی حدیث ضعیف ہوتی ہے۔''(تغليق التعليق : 239/3)

روایت نمبر ③ : سیدنا عمرو بن عبسہ سلمی سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

«مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ ـ أَوْ قَالَ : فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ـ كَانَتْ لَهٗ نُورًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ، مَا لَمْ يَخْضِبْهَا أَوْ يَنْتِفْهَا»، قُلْتُ لِشَهْرٍ : إِنَّهُمْ يُصَفِّرُونَ وَيَخْضِبُونَ بِالْحِنَّاءِ؟ قَالَ : أَجَلْ، قَالَ : كَأَنَّهٗ يَعْنِي السَّوَادَ .

''جس شخص کے بال اسلام میں یا اللہ کی راہ میں سفید ہو جاتے ہیں، اس کے بال قیامت کے دن اس کے لیے روشنی بن جائیں گے بشرطیکہ وہ ان کو رنگے نہ اُکھیڑے۔ (راویٔ حدیث عبد الجلیل بن عطیہ کہتے ہیں:) میں نے (اپنے استاذ) شہر (بن حوشب) سے پوچھا: مسلمان سفید بالوں کو زرد اور مہندی لگاتے تھے؟ کہا: جی ہاں۔ شاید آپ ﷺ کی مراد سیاہ خضاب ہو۔''(مسند الطيالسي : 1248، مسند أبي يعلٰى [كما في جامع المسانيد والسنن لابن كثير : 587/6، ح : 8352]، شعب الإيمان للبيهقي : 386/6، ح : 5972)

تبصرہ : اس کی سند ''ضعیف'' ہے، کیونکہ:

① عبد الجلیل بن عطیہ ''مدلس'' ہے۔ اس نے سماع کی تصریح نہیں کی۔

② شہر بن حوشب (موثق، حسن الحدیث) کا سیدنا عمرو بن عبسہ سے سماع ولقاء نہیں۔ امام ابوحاتم رازی اور امام ابوزرعہ رحمہما اللہ کا یہی فیصلہ ہے۔

(كتاب المراسيل لابن أبي حاتم : 89)

یوں یہ روایت ''منقطع'' ہونے کی بنا پر ''ضعیف'' ہے۔

روایت نمبر ④ : سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«غَيِّرُوا الشَّيْبَ، وَلَا تُقَرِّبُوهُ السَّوَادَ، وَلَا تَشَبَّهُوا بِأَعْدَائِكُمْ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ، وَخَيْرُ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ» .

''سفید بالوں کو رنگ دیں لیکن سیاہ رنگ استعمال کر کے اپنے مشرک دشمن کی مشابہت اختیار نہ کریں۔ بالوں کے لیے سب سے بہتر رنگ مہندی اور کتم کو ملا کر بنتا ہے۔''

(المعجم الأوسط للطبراني : 227/5، ح : 5160)

تبصرہ : یہ سند باطل ہے۔ اس کا راوی سلم بن سالم بلخی باتفاقِ محدثین ''ضعیف'' ہے۔

روایت نمبر ⑤ : سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ خَضَبَ بِالسَّوَادِ، سَوَّدَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» .

''جس نے سیاہ خضاب لگایا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا چہرہ سیاہ کر دے گا۔''(مسند الشاميّين للطبراني : 652، الكامل لابن عدي : 222/3، الناسخ والمنسوخ لابن شاهين، ص : 462، ح : 614، الأمالي للشجري : 249-250/2)

تبصرہ : اس کی سند ''ضعیف'' ہے۔ اس کی سند میں زہیر بن محمد خراسانی جمہور کے نزدیک ''ثقہ'' ہے، لیکن اس سے اہل شام کی روایت ''ضعیف'' ہوتی ہے، جیسا کہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

رِوَايَةُ أَهْلِ الشَّامِ عَنْهُ غَيْرُ مُسْتَقِيمَةٍ .

''اہل شام کی اس سے بیان کردہ روایت صحیح نہیں ہوتی۔'' (تقریب التهذیب : 2049)

یہ روایت بھی اہل شام کی ہے، لہٰذا یہ جرح مفسر ہے اور روایت ''ضعیف'' ہے۔

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ (195-277ھ) اس حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں:

هُوَ حَدِيثٌ مَّوْضُوعٌ . ''یہ من گھڑت حدیث ہے۔''

(علل الحديث لابن أبي حاتم : 299/2)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وَسَنَدُهٗ لَيِّنٌ .

''اس کی سند کمزور ہے۔'' (فتح الباري : 355/10)

روایت نمبر ⑥ : عامر شعبی، رسول اللہ ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں:

«إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلٰى مَنْ يَّخْضِبُ بِالسَّوَادِ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ» .

''جو سیاہ خضاب لگاتا ہے روز قیامت اللہ تعالیٰ اسے (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔''

(الطبقات الكبرىٰ لابن سعد : 340/1)

تبصرہ : یہ روایت سخت ''ضعیف'' ہے،

① روایت ''مرسل'' ہے، عامر شعبی تابعی ہیں اور براہ راست نبی کریم ﷺ سے بیان کر رہے ہیں۔

② لیث بن ابی سلیم جمہور محدثین کرام کے نزدیک ''ضعیف'' اور ''مختلط ومدلس'' ہے۔ اس کے بارے میں

حافظ عراقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ضَعَّفَهُ الْجُمْهُورُ .

''یہ جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔'' (تخريج أحاديث الإحياء : 170/2)

حافظ ہیثمی کہتے ہیں: وَضَعَّفَهُ الْأَكْثَرُ .

''اسے اکثر محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔'' (مجمع الزوائد : 1/90-91)

حافظ ابن ملقن کہتے ہیں: ضَعِيفٌ عِنْدَ الْجُمْهُورِ .

''یہ جمہور کے ہاں ضعیف راوی ہے۔''(البدر المنير : 104/2)

حافظ بوصیری کہتے ہیں: ضَعَّفَهُ الْجُمْهُورُ .

''اسے جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے۔''(زوائد ابن ماجه : 63/1، ح : 54)

③ عبدالرحمٰن بن محمد محاربی راوی ''مدلس'' ہے اور اس نے سماع کی تصریح نہیں کی۔

یوں یہ روایت کئی وجوہ سے ''ضعیف'' ہے۔

روایت نمبر 7 : سیدہ عائشہ 1 سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم 1 نے فرمایا: «فَإِذَا خَطَبَ أَحَدُكُمُ امْرَأَةً، وَقَدْ خَضَبَ بِالسَّوَادِ، فَلْيُعْلِمْهَا، لَا يُغِرَّنَّهَا» . ''کسی عورت کو نکاح کا پیغام دیں، سیاہ خضاب لگا رکھا ہو تو اسے بتا دیں، دھوکہ مت دیں۔''(السنن الكبرٰى للبيهقي : 290/7)

تبصرہ : اس کی سند ''ضعیف'' ہے، کیونکہ اس کا راوی عیسیٰ بن میمون مدنی ''ضعیف'' ہے۔ اس کے بارے میں امام بیہقی رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں:

عِيسَى بْنُ مَيْمُونٍ ضَعِيفٌ . ''عیسیٰ بن میمون ضعیف راوی ہے۔''

روایت نمبر ⑧ : سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ صَبَغَ بِالسَّوَادِ، لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» . ''جو سیاہ خضاب لگائے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔''

(مسند الشاميّين للطبراني : 306/2، ح : 1393، تاريخ دمشق لابن عساكر : 114/34)

تبصرہ : اس کی سند ''ضعیف'' ہے، کیونکہ اس کا راوی مثنّٰی بن صباح جمہور محدثین کے نزدیک ''ضعیف'' اور

’’مختلط‘‘ ہے۔اس کے بارے میں حافظ عراقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعِيفٌ عِنْدَ الْجُمْهُورِ .

’’یہ جمہور کے نزدیک ضعیف راوی ہے۔‘‘(فيض القدير للمناوي :69/1)

علامہ ہیثمی نے اسے ’’متروک‘‘ قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے:

وَالْجُمْهُورُ عَلٰى ضَعْفِهٖ .   ’’جمہور محدثین اسے ضعیف قرار دیتے ہیں۔‘‘

(مجمع الزوائد : 70/5)

روایت نمبر ⑨ : امام حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«يَكُونُ أَقْوَامٌ يُغَيِّرُونَ الْبَيَاضَ بِالسَّوَادِ، (قَالَ مَرَّةً :) يُغَيِّرُونَ بَيَاضَ اللِّحْيَةِ وَالرَّأْسِ بِالسَّوَادِ، يُسَوِّدُ اللّٰهُ وُجُوهَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» .

’’کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو اپنے سر اور ڈاڑھی کے سفید بالوں کو سیاہ خضاب لگائیں گے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے چہرے سیاہ کردے گا۔‘‘

(الوقوف والترجّل من الجامع لمسائل الإمام أحمد لأبي بكر الخلّال : 143)

تبصرہ : اس کی سند ’’ضعیف‘‘ ہے،

① حسن بصری رحمہ اللہ تابعی ہیں اور بلا واسطہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کررہے ہیں۔اس طرح یہ روایت ’’مرسل‘‘ ہونے کی وجہ سے ’’ضعیف‘‘ ہے۔

② زہیر بن محمد کا حسن بصری سے سماع مطلوب ہے۔

روایت نمبر ⑩ : صہیب رومی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «إِنَّ

أَحْسَنَ مَا اخْتَضَبْتُمْ بِهِ لَهٰذَا السَّوَادُ، أَرْغَبُ لِنِسَائِكُمْ فِيكُمْ، وَأَهْيَبُ لَكُمْ فِي صُدُورِ عَدُوِّكُمْ».

''سیاہ رنگ بالوں کو رنگنے کے لیے سب سے اچھا ہے۔ یہ آپ کو بیویوں کے لیے زیادہ دلکش بناتا ہے اور دشمن کے دل میں رُعب پیدا کرتا ہے۔''

(سنن ابن ماجه : 3625)

تبصرہ: یہ روایت سخت ''ضعیف'' ہے۔ اس کا راوی دفاع بن دغفل جمہور کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

(تقریب التهذیب : 1827)

اس کا دوسرا راوی عبدالحمید بن صفی بھی ''لین الحدیث'' ہے۔ (تقریب التهذیب : 3765)

اس کا تیسرا راوی صفی بن صہیب ''مجہول الحال'' ہے۔ (تقریب التهذیب : 2961)

اس میں اور بھی علّتیں موجود ہیں۔

روایت نمبر ⑪

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں،

أَمَرَ بِالْحِنَّاءِ، وَنَهَى عَنِ السَّوَادِ.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہندی لگانے اور کالے رنگ سے بچنے کا حکم دیا۔''

(البزار (کشف الاستار) : 2977)

تبصرہ:

اس کی سند سخت ضعیف ہے، یوسف بن خالد سمتی ''ضعیف'' ہے۔ امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں؛

كَانَ يَكْذِبُ ''یہ جھوٹا تھا۔''

(الجرح والتعديل لابن أبی حاتم : 222/9)

اس میں اور علتیں بھی ہیں۔

روایت نمبر ⑫

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں؛

غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ "

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں کے بارہ میں فرمایا کہ سفیدی کو بدل دیں، اس حوالے سے یہود کی مشابہت اختیار مت کریں اور کالے رنگ سے بچیں۔''

(السنن الكبرىٰ للبيهقي : 311/7)

تبصرہ :

سند ضعیف ہے، حسن بن ہارون نیشا پوری مجہول الحال ہیں، امام ابن حبان (الثقات 178/7) کے علاوہ کسی نے توثیق نہیں کی، مکی بن عبدان اور ابو حامد شرقی سے توصیف وثنا کی سند نہیں مل سکی۔

روایت نمبر ⑬ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے:

إِنَّهُ عَرَضَتْ عَلَيْهِ مَوْلَاةٌ لَّهُ أَنْ يَصْبُغَ لِحْيَتَهُ، فَقَالَ : مَا أُرِيدُ تُطْفِئُ نُورِي، كَمَا أَطْفَأَ فُلَانٌ نُورَهُ . ''ان کی لونڈی نے انہیں سیاہ خضاب لگانے کی اجازت چاہی تو فرمایا: میں نہیں چاہتا ہے کہ آپ میرا نور اس طرح بجھا دیں جس طرح فلاں نے اپنا نور بجھا لیا ہے۔''(معرفة الصحابة لأبي نعيم الأصبهاني : 182)

تبصرہ : اس کی سند ''ضعیف'' ہے، کیونکہ اس میں بقیہ بن ولید (موثق، حسن الحدیث) کی

''تدلیس'' ہے۔ سماع کی صراحت نہیں مل سکی۔

بقیہ بن ولید کے بارے میں حافظ ابن ناصر الدین دمشقی (777-842ھ) فرماتے ہیں:

وَثَّقَهُ الْجُمْهُورُ عَنِ الثِّقَاتِ، بِلَفْظٍ يَّدُلُّ عَلَى السَّمَاعِ .

''اسے جمہور محدثین نے اس وقت قابل اعتبار سمجھا ہے، جب یہ ثقہ راویوں سے روایت کرے اور سماع کی صراحت کرے۔'' (توضيح المشتبه : 59/2)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَثَّقَهُ الْجُمْهُورُ فِيمَا سَمِعَهُ مِنَ الثِّقَاتِ .

''اسے جمہور محدثین نے ان روایات میں ثقہ قرار دیا ہے جو اس نے ثقہ راویوں سے خود سن رکھی ہوں۔'' (الكاشف : 106-107)

حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (723-804ھ) فرماتے ہیں:

لٰكِنْ بَقِيَّةُ رُمِيَ بِتَدْلِيسِ التَّسْوِيَةِ، فَلَا يَنْفَعُهُ بِتَصْرِيحِهٖ بِالْحَدِيثِ .

''بقیہ بن ولید پر تدلیس تسویہ کا الزام ہے، لہٰذا اس کا (صرف اپنے استاذ سے) سماع کی تصریح کر دینا مفید نہیں۔'' (البدر المنير : 509/4)

روایت نمبر ⑭ : ابوقبیل حیی بن ہانی تابعی کا بیان ہے:

دَخَلَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَقَدْ صَبَغَ رَأْسَهٗ وَلِحْيَتَهٗ بِسَوَادٍ، فَقَالَ عُمَرُ : مَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ : أَنَا عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ، قَالَ عُمَرُ : عَهْدِي بِكَ شَيْخًا، وَأَنْتَ الْيَوْمَ شَابٌّ، عَزَمْتُ عَلَيْكَ، إِلَّا مَا خَرَجْتَ، فَغَسَلْتَ هٰذَا . ''سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ، سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے اپنے سر اور ڈاڑھی کو سیاہ خضاب لگا رکھا تھا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کون

ہیں؟ عرض کیا: میں عمرو بن عاص ہوں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: میں نے تو آپ کو بڑھاپے میں دیکھا تھا، لیکن اب آپ جوان نظر آتے ہیں۔ میں آپ پر یہ لازم کرتا ہوں کہ یہاں سے جائیں اور اس رنگ کو دھو ڈالیں۔''
(فتوح مصر والمغرب لأبي القاسم عبد الرحمٰن بن عبد اللّٰه بن عبد الحكم، ص : 207)

تبصرہ: اس کی سند ''ضعیف'' ہے۔ اس میں ابن لہیعہ موجود ہے، جو جمہور محدثین کرام کے نزدیک ''ضعیف'' اور ''مدلس'' ہے۔ كَمَا مَرَّ

روایت نمبر ⑮ :

کعب احبار تابعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَلَيَصْبُغَنَّ أَقْوَامٌ بِالسَّوَادِ، لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

''لوگ ضرور سیاہ خضاب استعمال کریں گے۔ ایسوں کو اللہ تعالیٰ روز قیامت (نظر رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔'' (حلية الأولياء لأبي نعيم الأصبهاني : 377/5)

تبصرہ: اس کی سند ''ضعیف'' ہے، کیونکہ:

① اس کا راوی عقیل بن مدرک سلمی ''مجہول الحال'' ہے۔ سوائے ابن حبان رحمہ اللہ (الثقات : 294/7) کے کسی نے اس کی توثیق نہیں کی۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے ''مقبول'' (مجہول الحال) قرار دیا ہے۔ (تقریب التهذيب : 4663)

② عقیل بن مدرک کا استاذ ولید بن عامر یزنی بھی ''مجہول الحال'' ہے۔ اس کی توثیق بھی سوائے امام ابن حبان رحمہ اللہ (الثقات : 552/7) کے کسی نے نہیں کی۔

فائدہ ① :

امام جعفر صادق رحمہ اللہ (م:148ھ) سے منقول ہے:

اَلْخِضَابُ مَكْبَدَةٌ لِّلْعَدُوِّ، مَرْضَاةٌ لِّلزَّوْجَةِ .

''خضاب دشمن کو پریشان کرنے اور بیوی کو راضی کرنے کا ذریعہ ہے۔''

(شعب الإيمان للبيهقي : 400/8، ح : 5995)

تبصرہ : اس کی سند ''ضعیف'' ہے۔اس کے راوی علی بن محمد بن عقبہ شیبانی کی توثیق نہیں مل سکی۔

فائدہ ② : ضمرہ بن ربیعہ بیان کرتے ہیں:

سَمِعْتُ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ أَبِي رَوَادٍ يَّذْكُرُ، قَالَ : الصُّفْرَةُ خِضَابُ الْإِيمَانِ، وَالْحُمْرَةُ خِضَابُ الْإِسْلَامِ، وَالسَّوَادُ خِضَابُ الشَّيْطَانِ .

''میں نے عبدالعزیز بن ابورواد(م:159ھ) کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ زردی ایمان کا، سرخی اسلام کا اور سیاہی شیطان کا خضاب ہے۔''(تاريخ ابن أبي خيثمة : 383، وسندهٗ صحيحٌ)

تبصرہ : یہ شاذ قول ہے جس میں عبدالعزیز بن ابورواد کا کوئی سلف نہیں۔جس کام کو صحابہ کرام اور تابعین کی ایک جماعت نے کیا ہو، اسے شیطانی عمل قرار دینا کیوں کر درست ہوگا۔

الحاصل :

مذکورہ دلائل و براہین اور نصوص سلف سے مستفاد ہے کہ سیاہ خضاب بلا کراہت درست اور ثابت ہے، واللہ اعلم۔اللہ ہمیں حق سمجھ کر اس پہ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

والسلام